اَے غلام مسیح الزّماںؑ ہاتھ اُٹھا

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ کا پُرشوکت منظوم کلام

دو گھڑی صبر سے کام لو سَاتھیو! آفتِ ظُلمت و جَور ٹل جائے گی
آہِ مومن سے ٹکرا کے طوفان کا رُخ پلٹ جائیگا رُت بدل جائے گی

تم دُعائیں کرو یہ دُعا ہی تو تھی، جس نے توڑا تھا سَرِ کبرِ نمرود کا
ہے اَزل سے یہ تقدیرِ نمرودیت، آپ ہی آگ میں اپنی جل جائے گی

یہ دُعا ہی کا تھا معجزہ کہ عَصا، سَاحروں کے مقابل بنا اژدہا
آج بھی دیکھنا مَردِ حق کی دُعا، سحر کی ناگنوں کو نِگل جائے گی

خُوں شہیدانِ اُمّت کا اَے کم نظر، رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
ہر شہادت ترے دیکھتے دیکھتے، پھُول پھَل لائے گی پھُول پھَل جائے گی

ہے ترے پاس کیا گالیوں کے سوا، ساتھ میرے ہے تائیدِ ربُّ الوریٰ
کل چلی تھی جو لیکھو پہ تیغِ دُعا، آج بھی اِذن ہو گا تو چل جائے گی

دیر اگر ہو تو اندھیر ہرگز نہیں، قولِ اُملی لَھُم اِنَّ کَیدِی مَتِین
سُنّت اللہ ہے لاجَرم بالیقیں، بات ایسی نہیں کہ بَدل جائے گی

یہ صَدائے فقیرانہ حق آشنا، پھیلتی جائے گی شَش جہت میں سَدا
تیری آواز اَے دشمنِ بَدنوا، دو قدم دُور دو تین پَل جائے گی

عَصرِ بیمار کا ہے مرض لادوا، کوئی چارہ نہیں اَب دُعا کے سوا
اَے غلامِ مسیح الزّماںؑ ہاتھ اُٹھا، موت آبھی گئی ہو تو ٹل جائے گی

ماہنامہ خالد ربوہ
فروری ۱۹۸۴ء
مُدیر منیر احمد جاوید

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت
کیلئے
ہمیں خدمت کا موقعہ دیں!
میسرز
اٹلس انٹرنیشنل
فلیٹ نمبر ۴ - دوسری منزل اچھرہ شاپنگ سنٹر
لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاستبقوا الخیرات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ ربوہ

خالد

جلد ۳۱
شمارہ ۴

فروری ۱۹۸۴ء
تبلیغ ۱۳۶۳ ھش

عکس

مدیر:
منیر احمد جاوید

نائب:
عبدالسمیع خان

معاونین:
محمود احمد شاد، فضیل عیاض احمد

قیمت پرچہ ھذا
دو روپے پچاس پیسے

قیمت سالانہ: ۲۵ روپے

پبلشر: مبارک احمد خالد ❖ پرنٹر: سید عبدالحی ❖ مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ ❖

مقامِ اشاعت: دفتر ماہنامہ خالد، دارالصدر جنوبی - ربوہ

کتابت: نورالدین خوشنویس، دارالعلوم غربی، ربوہ ❖ رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۸۳۰

ادا ریہ

دل اللہ کی محبت میں پگھل کر آستانہ الوہیت پر بہتے رہے، آنکھوں سے سیلِ اشک رواں رہے، روحیں جلا پاتی رہیں، سینوں میں نئے جذبے اور جوش اُبھرے، زبانیں اللہ کی حمد سے معطر رہیں اور نعرہ ہائے تکبیر اور شہادت توحید سے فضائیں گونجتی رہیں۔ احمدیت کے فرزند اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے گیت الاپتے ہوئے آئے اور دینِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر ہر قربانی کرنے کے عزمِ نو کے ساتھ گھروں کو واپس لوٹ گئے۔

یہ نقشہ ہمارے جلسہ سالانہ کا ہے جو جماعت احمدیہ کی عالمگیر تبلیغی اور تربیتی جدوجہد کا نقطۂ عروج ہوتا ہے۔ اس کی ساری رونق اور رعنائی کا مرکز امامِ وقت کا مقدس وجود ہے یہی وہ شمعِ رُخِ انور ہے جس کے گرد احمدیت کے پروانے دیوانہ وار جمع ہوتے اور اس کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر اپنے رب کے حضور آہ و فغاں کرتے ہیں۔ ہمارا حالیہ جلسہ سالانہ بھی بے شمار برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ کر لایا اور لاتعداد روحانی لذتیں عطا کر گیا۔ حضور کے رُوح پرور خطابات لوں کو گرماتے رہے اور حضور کے پُرنور چہرہ کی ہر جھلک تشنہ روحوں کو شاد کام کرتی رہی۔

یہ سب اللہ کی رحمت کا آئینہ تھا۔ اُسکے فضلوں کی گھٹا ٹوٹ کر برسی اور کشتِ دل کی سرسبزی کا سامان کر گئی۔ یہ اُسی کی رحمانیت کے جلوے تھے جس کے نام کو بلند کرنے کی خاطر اس جلسہ کی بنیاد رکھی گئی۔

خدا کرے کہ ہمارا یہ مقدس اجتماع ہر سال ایک نئی شان کے ساتھ منعقد ہوتا رہے، اس کے اثرات بہت دیرپا ہوں، رگ و پے میں سرایت کر جائیں، خون میں رچ جائیں اور اس کے نتیجہ میں ایسے خدا نما لوگ پیدا ہوتے رہیں جو اپنی ذات میں اسلام کی فتح کی ضمانت بن جائیں کہ آج احمدیت کو ایسے ہی سپوتوں کی ضرورت ہے۔

آج سے ۹۰ سال قبل کی بات ہے ایک بے قرار دل اسلام کے لئے اپنے رب کے حضور گریہ کناں تھا۔ لوگوں نے اُس سے اسلام کی صداقت کا نشان مانگا تھا۔ یہ زاری ایک تاریخ ساز چلہ کشی میں ڈھل گئی تو خدائے علام الغیوب نے اُسے ایک عظیم الشان فرزند کی بشارت دی جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو شائع ہوئی اور "پیشگوئی مصلح موعود" کے نام سے معروف ہے۔ یہ نشان اور جماعت احمدیہ ایسے لازم و ملزوم ہو چکے ہیں کہ مصلح موعود کے بغیر اسلام اور احمدیت کی تاریخ ادھوری رہ جاتی ہے۔ یوں گو کہ یہ نشان ہماری جماعتی زندگی کے ہر لمحہ پر محیط ہے مگر اس لازوال نشان کو یاد کرانے کے لئے اور ہر نسل کو اس سے روشناس کرانے کیلئے ہر سال ۲۰ فروری کو "یوم مصلح موعود" منایا جاتا ہے۔

اسی مناسبت سے اس شمارہ میں پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت اور اسکے مختلف پہلوؤں پر کئی ایک معلومات افزا تحریرات و مضامین شاملِ اشاعت کیئے گئے ہیں۔ جس نیک جذبہ کے ساتھ تحریر کئے گئے ہیں اللہ جلشانہ، اس سے کہیں بڑھ کر اسکے نیک نتائج پیدا کرے اور ہم ویسے ہی بن جائیں جیسے بانی خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے تھے ؎

اہلِ عرب کو خصوصی دُعاؤں میں یاد رکھیں!

(مکرم فضل احمد صاحب شاہد رکن شعبۂ تاریخ احمدیت ربوہ)

روزمرہ کے حالات اِس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں کہ اسرائیل اور دیگر طاقتیں مسلمانانِ عرب کی تباہی پر تلی ہوئی ہیں۔ اِن حالات کے پیشِ نظر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ احمدیوں کو ۶ر جنوری ۱۹۸۴ء کے خطبہ جمعہ میں عربوں کے لئے خصوصیت کے ساتھ دُعا کرنے کی تحریک فرمائی ہے۔ یاد رہے کہ عرب ممالک اور اہلِ عرب اپنے اندر بہت سی خصوصیات رکھتے ہیں۔ اور اُن کی یہی خصوصیات انہیں دُعاؤں کا مستحق بناتی ہیں۔ مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"عرب کا لفظ پہلی کتابوں میں بھی آیا ہے یعنی یسعیاہ نبی کی کتاب اور موسیٰ کی کتاب اور انجیل میں پس ثابت ہوا کہ یہ لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔"

(منن الرحمٰن ص۸۴)

- ملک عرب میں ہی ہمارے پیارے رسول خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔
- ہماری پیاری کتاب قرآن کریم عربی زبان میں ہے۔
- عربی تمام زبانوں کی ماں ہے۔ گویا تمام زبانیں عربی کی ممنونِ احسان ہیں۔
- اہلِ جنت کی زبان عربی ہوگی۔
- عربوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت اور اسلام کی بقاء کے لئے سب کچھ فدا کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اس وفادار قوم نے تلواروں کے نیچے بھی اپنی وفاداری اور صدق کو نہیں چھوڑا بلکہ اپنے بزرگ اور پاک نبی کی رفاقت میں وہ صدق دکھلایا کہ کبھی انسان میں وہ صدق نہیں آسکتا جب تک ایمان سے اس کا دل اور سینہ منور

نہ ہو۔" (مسیح ہندوستان میں صنا)

- اہلِ عرب وہ ہیں جنہوں نے کلام اللہ کو ہمارے لیئے محفوظ کیا۔
- ہاں اہلِ عرب نے ہی حضورؐ کے اقوال ہم تک پہنچائے۔
- اہلِ عرب کے ذریعہ ہی خلافتِ اسلامیہ کی بنیاد پڑی جس سے اسلام کی تمکنت کے سامان ہوئے۔
- اہلِ عرب کے بارہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا۔ یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعِبَادُ اللّٰہِ مِنَ الْعَرَبِ (تذکرہ) یعنی شام کے ابدال اور عرب کے مخلص بندے تیرے لیئے دعائیں کرتے ہیں۔
- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "حمامۃ البشریٰ" میں فرمایا کہ عربوں کی ایک جماعت مجھ پر ایمان لائی۔

"فَبَایَعُوْنِیْ بِالصِّدْقِ وَالصَّفَاءِ
وَرَاَیْتُ فِیْھِمْ نُوْرَ الْاِخْلَاصِ"۔

یعنی انہوں نے صدق و صفاء سے میری بیعت کی اور میں نے اُن میں اخلاص کا نور مشاہدہ کیا۔

- عرب کے ملک میں ہی اُمّ القریٰ مکّہ اور الطیبہ (یعنی انسان کو گناہوں سے پاک کرنے والی جگہ) مدینہ منورہ واقع ہیں۔ جن کا ذکر قرآن میں کئی مقامات پر کیا گیا ہے۔
- یہی وہ مُلک ہے جس میں بیت اللہ ہے جس کی طرف پانچ وقت مُنہ کر کے تمام دُنیا کے مسلمان نماز ادا کرتے ہیں اور جسے قرآن نے "اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ" کہہ کر لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیئے بنایا جانے والا پہلا گھر اور جائے برکت قرار دیا ہے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کی ایک خصوصیت یوں بیان فرمائی ہے:۔

"مَیں نے کسی روایت کے ذریعہ سُنا تھا کہ جب بیت اللہ نظر آئے تو اُس وقت کوئی ایک دُعا مانگ لو وہ ضرور ہی قبول ہو جاتی ہے۔ .. ... مَیں نے دُعا مانگی کہ "الٰہی مَیں تو ہر وقت محتاج ہوں۔ اب مَیں کون کونسی دُعا مانگوں۔ پس مَیں یہی دُعا مانگتا ہوں کہ مَیں جب ضرورت کے وقت تجھ سے دُعا مانگوں تو اس کو قبول کر لیا کر۔ ... میرا تجربہ ہے کہ میری تو دُعا قبول ہو ہی گئی۔ بڑے بڑے نیچریوں، فلاسفروں، دہریوں سے مباحثہ کا اتفاق ہُوا اور ہمیشہ دُعا کے ذریعہ مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی اور ایمان میں بڑی ترقی ہوتی گئی"۔

(مرقاۃ الیقین صـ۹۳)

- اسلام کے ایک اہم رُکن حج کی ادائیگی بھی اسی خطۂ مبارکہ میں ہوتی ہے۔
- بیت اللہ جو ملکِ عرب میں ہی ہے اس کی

خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے مکہ کو بَلَدًا اٰمِنًا قرار دیا گیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :-

"پندرھواں مقصد بَلَدًا اٰمِنًا میں بیان ہوا تھا اور وعدہ دیا گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس گھر کو ظالمانہ حملوں سے اپنی پناہ میں رکھے گا اور اس کے مٹانے کی ہر کوشش ناکام کر دی جائے گی بلکہ حملہ آور تباہ اور برباد ہوں گے۔" (تعمیر بیت اللہ کے تئیس عظیم الشان مقاصد صفحہ ۹۴)

لیکن ساتھ ہی ہم احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ ہم کعبۃ اللہ کی حفاظتِ ظاہری و باطنی کیلئے ہر وقت تیار رہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں :-

"اے عزیزو! جس طرح قلعہ پر جب دشمن حملہ آور ہو تو فوج کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اس کے حملوں کی مدافعت کرے اور اس کی گولیاں اپنے سینوں پر کھائے اسی طرح اے احمدی نوجوانو! تم آگے بڑھو اور دجالی سنگینوں کو اپنے سینوں پر روکتے ہوئے کعبہ کے دشمنوں پر حملہ آور ہو۔ یاد رکھو خدا تمہارا کمانڈر ہے اور شیطانی فوجیں حملہ آور ہیں۔ پس اس قدیم صداقت کے دشمن کو کچلتے اور اپنے پاؤں تلے مسلتے ہوئے آگے بڑھو اور اس کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دو تاکہ پھر کعبہ کے قلعہ کی طرف کوئی بُری نگاہ سے نہ دیکھ سکے۔" (سیر روحانی حصہ اول صفحہ ۲۱)

احمدیوں کو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سچا اور حقیقی عشق ہے اس کا تقاضا ہے کہ ہم عربوں سے سچی ہمدردی رکھیں۔ اُن کے لئے دعائیں کریں۔ اُن کے مفادات کے نگہبان بنیں۔ اسی بنا پر سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ایک موقع پر مسلمانانِ عرب سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے اور ان کے لئے اپنے مولا کے حضور التجائیں کرتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ :-

"خدا کرے کہ مسلمانوں میں پھر سے اتحاد پیدا ہو جائے اور پھر سے وہ گزشتہ عروج کو حاصل کرنے لگ جائیں۔ اور اسلام کے نام میں وہی رُعب پیدا ہو جائے جو آج سے ہزار بارہ سو سال پہلے تھا۔ میں اس دن کے دیکھنے کا متمنی ہوں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں۔ جب سعودی، عراقی، شامی اور لبنانی، ترک، مصری اور یمنی سوتے ہوتے ہیں تو میں اُن کے لئے دعا کر رہا ہوتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ وہ دعائیں قبول ہونگی۔" (رپورٹ مشاورت ۷ تا ۹ اپریل ۱۹۵۵ء صفحہ ۷ تا ۹)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رح نے بھی اسرائیل کے مظالم کو نہایت دُکھ بھری نظروں سے دیکھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنی خلافت کے شروع میں ہی عربوں کے لیے دُعا کی خصوصی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا :-

"مَیں تمام احمدی احباب مرد و زن بوڑھوں اور بچوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ بڑے درد و کرب سے اللہ کے حضور ایک شور مچادیں کہ تا وہ ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہونے والے ہر فردِ بشر پر رحمت اور کرم کی نظر فرمائے اور اپنے آنسوؤں سے سجدہ گاہوں کو تر کردیں اور اپنے ربّ کی رحمت کے قدم چوم کر عرض کریں۔ اے آقا رحمٰن رحیم! ہمارے سینے اس غم سے پھٹ رہے ہیں۔ اُمّتِ محمدیہ سے درگزر اور عفو کا سلوک فرما اور اپنے محبوب محمدؐ کے نام کی برکت سے ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کردے اور ان کمزوروں کو دشمنانِ اسلام کے خلاف طاقت اور غلبہ عطا فرما مسلمانوں کے دشمنوں سے ان دردناک مظالم کا انتقام خود اپنے ہاتھ میں لے لے یا پھر یہ عظیم تر معجزہ دکھا کہ دشمنوں کے دل یکسر بدل دے اور وہ حضرت محمد مصطفیٰؐ کی اُمّت کا خون بہانے کی بجائے خود اپنے خون سے ان مظالم کا کفارہ ادا کرنے کی سعادت پائیں۔"

(الفضل ۱۳ / جون ۱۹۸۲ء صا)

پس عالی ہمت احمدی نوجوانوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے عرب بھائیوں سے گہری ہمدردی کرتے ہوئے ان کے لیے وہ دعائیں کریں کہ جن سے عرش کے پائے بھی ہل جائیں۔ تا خدا کی نصرت ملائکہ کی فوجوں کے جلو میں عالمِ عرب پر سایہ فگن ہو جائے اور وہ اس تاریکی کے زمانہ کے نور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان کر ایسی ایمانی اور رُوحانی روشنی کے مالک بن جائیں کہ جس سے ایک بار پھر اُن میں صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جیسے اوصافِ حمیدہ اور خصائلِ حسنہ پیدا ہو جائیں۔ تا ہر طرف خدا کا نور پھیل جائے اور ساری دُنیا محمدّ عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے کھڑے ہونے میں اپنی سعادت سمجھنے لگے۔ آمین

"اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کر دیں"

حضرت مصلح موعود کا پُرشوکت اعلان اور جماعت کا فرض

"خدا نے مجھے اس غرض کے لئے کھڑا کیا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں۔ اور اسلام کے مقابلہ میں دُنیا کے تمام باطل ادیان کو ہمیشہ کی شکست دے دوں۔ دُنیا زور لگالے، وہ اپنی تمام طاقتوں اور جمعیتوں کو اکٹھا کر لے۔ عیسائی بادشاہ بھی اور اُن کی حکومتیں بھی مل جائیں، یورپ بھی اور امریکہ بھی اکٹھا ہو جائے، دُنیا کی تمام بڑی بڑی مالدار اور طاقتور قومیں اکٹھی ہو جائیں اور وہ مجھے اس مقصد میں ناکام کرنے کے لیے متحد ہو جائیں پھر بھی میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں ناکام رہیں گی۔ اور خدا میری دُعاؤں اور تدابیر کے سامنے اُن کے تمام منصوبوں اور مکروں اور فریبوں کو ملیا میٹ کر دے گا اور خدا میرے ذریعہ سے یا میرے شاگردوں اور اتباع کے ذریعہ سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت کرنے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے طفیل اور صدقے اسلام کی عزت کو قائم کرے گا۔ اور اُس وقت تک دُنیا کو نہیں چھوڑے گا جب تک اسلام پھر اپنی پُوری شان کے ساتھ دُنیا میں قائم نہ ہو جائے اور جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر دُنیا کا زندہ نبی تسلیم نہ کر لیا جائے۔

اے میرے دوستو! میں اپنے لیے کسی عزت کا خواہاں نہیں نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار۔ ہاں خدا تعالیٰ کے فضل کا میں امیدوار ہوں۔ اور میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گذشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہوگا۔ اور وہ ایڑیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی اُن میں سے ایک ایڑی میری بھی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

میں اس سچائی کو نہایت کھلے طور پر ساری دُنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ آواز وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی آواز ہے۔ یہ مشیّت وہ ہے جو زمین و آسمان کے خدا کی مشیّت ہے۔ یہ سچائی نہیں ٹلے گی، نہیں ٹلے گی اور نہیں ٹلے گی۔ اسلام دُنیا پر غالب آکر رہے گا، مسیحیت دُنیا میں مغلوب ہو کر رہے گی۔ اب کوئی سہارا نہیں جو عیسائیت کو میرے حملوں سے بچا سکے۔ خدا میرے ہاتھ سے اس کو شکست دے گا اور

یا تو میری زندگی میں ہی اس کو اس طرح کچل کر رکھ دے گا کہ وہ سر اُٹھانے کی بھی تاب نہیں رکھے گی اور یا پھر میرے بوئے ہوئے بیج سے وہ درخت پیدا ہوگا جس کے سامنے عیسائیت ایک خشک جھاڑی کی طرح مُرجھا کر رہ جائے گی اور دُنیا میں چاروں طرف اسلام اور احمدیت کا جھنڈا انتہائی بلندیوں پر اُڑتا ہُوا دکھائی دے گا۔

مَیں اس موقعہ پر یہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُس پیشگوئی کو پُورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں مَیں آپ لوگوں کو اُن ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں جو آپ لوگوں پر عائد ہوتی ہیں۔ آپ لوگ جو میرے اس اعلان کے مصدق ہیں آپ کا اوّلین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لیے بہانے کو تیار ہو جائیں۔ بے شک آپ لوگ خوش ہو سکتے ہیں کہ خدا نے اس پیشگوئی کو پُورا کیا۔ بلکہ مَیں کہتا ہوں آپ کو یقیناً خوش ہونا چاہیئے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لکھا ہے کہ تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ اس کے بعد اب روشنی آئے گی۔ پس مَیں تمہیں خوش ہونے سے نہیں روکتا، مَیں تمہیں اُچھلنے اور کُودنے سے نہیں روکتا۔ بے شک تم خوشیاں مناؤ اور خوشی سے اُچھلو اور کُودو لیکن مَیں کہتا ہوں اس خوشی اور اُچھل کُود میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا تھا کہ مَیں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پَیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ مَیں جلد جلد بڑھوں گا۔ پس میرے لیے یہی مقدر ہے کہ مَیں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سُست روی کو ترک کر دیں۔ مبارک ہے وہ جو میرے قدم کے ساتھ اپنے قدم کو ملاتا اور سُرعت کے ساتھ ترقیات کے میدان میں دَوڑتا چلا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرے اُس شخص پر جو سُستی اور غفلت سے کام لے کر اپنے قدم کو تیز نہیں کرتا اور میدان میں آگے بڑھنے کی بجائے منافقوں کی طرح اپنے قدم کو پیچھے ہٹا لیتا ہے۔ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بقدم اور شانہ بشانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لیے صفحۂ عالم سے نیست و نابود کر دیں۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں"۔

("المو عود" خطاب برموقع جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۴۴ء صہ ۲۱۱ تا صہ ۲۱۶)
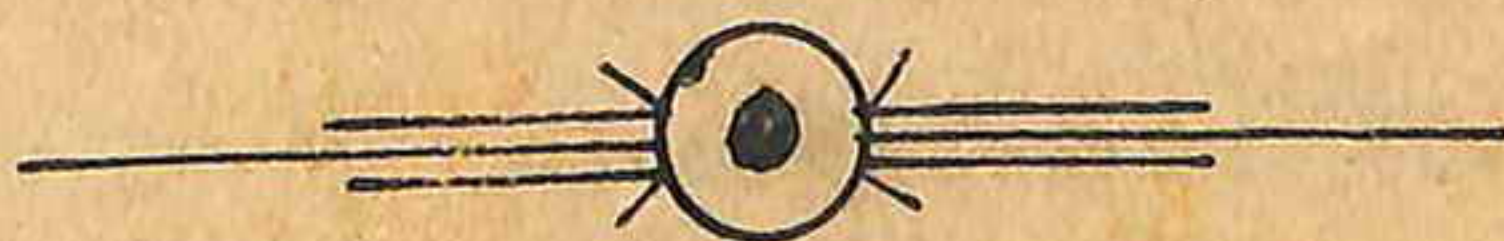
پیشگوئی مُصلح موعود

مُصلح موعود کی اٹھاون علامات

(بیان فرمودہ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء درباره مصلح موعود صرف ایک پیشگوئی نہیں بلکہ بہت سی پیشگوئیوں کا مجموعہ ہے۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی نے ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور کے جلسہ عام میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرتے ہوئے ان پیشگوئیوں کی تفصیل بیان فرمائی جو سب کی سب حضور کے وجودِ مبارک میں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا :-

"اوّل (۱) یہ بتایا گیا تھا کہ وہ لڑکا خدا تعالیٰ کی قدرت کا نشان ہوگا۔ یعنی وہ زندہ رکھا جائے گا تاکہ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کا کلام پورا ہو۔

دوسرے (۲) وہ رحمت کا نشان ہوگا۔ یعنی اس کے ظہور سے احمدیت کی ترقی ہوگی اور مخالفین اسلام کے حملوں سے نجات حاصل ہوگی۔

تیسرے (۳) وہ قربت کا نشان ہوگا۔ یعنی کچھ لوگ اس جماعت میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درجہ کو گرانے اور جماعت کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کوشش کریں گے، اُن کے حملوں کا وہ دفاع کرے گا اور اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صحیح مقام اور درجہ لوگوں پر ظاہر کر دیگا۔

چوتھے (۴) وہ فضل کا نشان ہوگا۔ یعنی سلسلہ کی ترقی اس کے ساتھ وابستہ ہوگی۔

پانچویں (۵) وہ احسان کا نشان ہوگا۔ یعنی مقاصد کی تکمیل اُس کے ذریعہ سے ہوگی۔

چھٹے (۶) وہ فتح کی کلید ہوگا۔

ساتویں (۷) وہ ظفر کی کلید ہوگا۔

آٹھویں (۸) وہ صاحب شکوہ ہوگا۔

نویں (۹) وہ صاحب عظمت ہوگا۔

دسویں (۱۰) وہ صاحب دولت ہوگا۔

ھویں (۱۱) وہ اپنے مسیحی نفس سے لوگوں کو بیماریوں سے شفا دے گا۔

سویں (۱۲) وہ روح الحق کی برکت اپنے ساتھ رکھتا ہوگا۔

ہویں (۱۳) وہ کلمۃ اللہ ہوگا۔

ھویں (۱۴) وہ کلمۂ تمجید سے بھیجا جائے گا۔

ھویں (۱۵) وہ سخت ذہین ہوگا۔

ھویں (۱۶) وہ سخت فہیم ہوگا۔

ھویں (۱۷) وہ دل کا حلیم ہوگا۔

ھویں (۱۸) وہ علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا۔

ویں (۱۹) وہ علوم باطنی سے پُر کیا جائے گا۔

یں (۲۰) وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

سویں (۲۱) دو شنبہ سے اس کا خاص تعلق ہوگا۔

ویں (۲۲) وہ فرزند دلبند ہوگا۔

سویں (۲۳) گرامی ارجمند ہوگا۔

سویں (۲۴) مظہر الاوّل ہوگا۔

بویں (۲۵) مظہر الآخر ہوگا۔

یسویں (۲۶) مظہر الحق ہوگا۔

یسویں (۲۷) مظہر العلا ہوگا۔

یسویں (۲۸) وہ ایسا ہوگا جیسے خدا نے اس زمانے میں آسمان سے نزول کیا۔

ویں (۲۹) اس کا نزول بہت مبارک ہوگا۔

یں (۳۰) اس کا نزول جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔

ویں (۳۱) وہ نور ہوگا۔

یں (۳۲) وہ رضاءِ الٰہی کے عطر سے ممسوح ہوگا۔

تینتیسویں (۳۳) اس میں خدا اپنی روح ڈالے گا۔
یعنی کلام الٰہی اس پہ نازل ہوگا۔

چونتیسویں (۳۴) خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔

پینتیسویں (۳۵) وہ جلد جلد بڑھے گا۔

چھتیسویں (۳۶) وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔

سینتیسویں (۳۷) وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔

اڑتیسویں (۳۸) قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

انتالیسویں (۳۹) اس کا نفسی نقطہ آسمان ہوگا۔

چالیسویں (۴۰) وہ دیر سے ظاہر ہوگا۔

اکتالیسویں (۴۱) وہ دُور سے آئے گا۔

بیالیسویں (۴۲) وہ فخرِ رسل ہوگا۔

تینتالیسویں (۴۳) اس کی ظاہری برکتیں تمام جہان پر پھیلیں گی۔

چوالیسویں (۴۴) اس کی باطنی برکتیں تمام جہان پر پھیلیں گی۔

پینتالیسویں (۴۵) یوسف کی طرح اس کے بھائی اس کی مخالفت کریں گے۔ جیسے میں نے بتایا کہ قوم کے لیڈر میرے مخالف ہو گئے۔

چھیالیسویں (۴۶) اس کی کئی شادیاں ہوں گی۔

....

سینتالیسویں (۴۷) وہ عالم کباب ہوگا۔ یعنی اس کے زمانہ میں بڑی بڑی جنگیں ہوں گی۔ چنانچہ پہلی جنگ عظیم بھی میرے زمانہ خلافت میں ہوئی

اور اب دوسری جنگِ عظیم بھی
میرے زمانہ میں ہی ہو رہی ہے۔
اڑتالیسویں (۴۸) وہ بشیر الدولہ ہوگا یعنی جس
حکومت میں وہ ہوگا خدا اُس
حکومت کی فتح کی خبر اسے دے گا۔
انچاسویں (۴۹) وہ محمود ہوگا۔
پچاسویں (۵۰) وہ ذکی ہوگا۔
اکاون (۵۱) وہ اولوالعزم ہوگا۔
باون (۵۲) وہ حضرت عمرؓ کی طرح دوسرا
خلیفہ ہوگا۔
ترپین (۵۳) وہ حُسن میں حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کا نظیر ہوگا۔
چوّن (۵۴) وہ احسان میں حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کا نظیر ہوگا۔
پچپن (۵۵) وہ کلمۃ العزیز ہوگا۔
چھپّن (۵۶) وہ کلمۃ اللہ خان ہوگا۔
ستاون (۵۷) وہ ناصر الدین یعنی دین کی مدد
کرنے والا ہوگا۔
اٹھاون (۵۸) وہ فاتح الدین ہوگا۔
یہ وہ اٹھاون (۵۸) نام یا پیشگوئیاں ہیں جن
کا الہامات میں ذکر آتا ہے۔"
(الفضل ۱۹ر فروری ۱۹۶۰ء)

خالد کی اشاعت بڑھانا خدام کا فرض ہے (مینیجر)

(بقیہ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے صفحہ ۱۵)

کی ترقی کا زمانہ ہوتا ہے اُس کا انتظار کرتے ہیں ا
اس چاند کو دیکھنے کے مشتاق ہوتے ہیں۔"
(خطباتِ عیدین صفحہ ۲۳۸)

"مَیں نے ایک رُؤیا دیکھی کہ مَیں خطبہ پڑھ
رہا ہوں جس میں کہتا ہوں کہ ہمیں اپنے بچوں کی صحت
کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اِس وقت جو بوجھ
ہمارے کندھوں پر ہے اُس سے ہزار گنے زیادہ بوجھ
ان کے کندھوں پر ہوگا۔ پس ہماری آئندہ پیدا ہونیوالی
نسلیں دیکھیں گی کہ دُنیا کی زبردست طاقتیں
قوتیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گی کہ اب احمدیت
کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ اسی پر راضی
نہ ہوگا۔ وہ جماعت کو اَور بڑھاتا جائے گا جب تک
لوگ یہ نہ کہہ اُٹھیں کہ دُنیا میں احمدیت ہی ایک
مذہب ہے۔"
(منہاج الطالبین صفحہ ۶۶)

"چند روز ہوئے مجھے الہام ہوا "مو
حَسَنٌ مَوْتٌ حَسَنٌ فِیْ وَقْ
حَسَنٍ" یعنی حَسن کی موت۔ بہت اچھی موت
ہے۔ اور اچھے موقعہ پر۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
نے مجھے انجام بخیر کی خبر دی ہے۔ اور جیسا کہ مَیں
کہا ہے انسان کے لیئے اصل چیز انجام بخیر ہو
اسی لیئے اپنے واسطے بھی اور جماعت کے دوسر
دوستوں کیلئے بھی انجام بخیر کی دعا کی جائے۔" (الفضل

تبرکات

دینِ محمدی کے لئے مر رہا ہوں میں

(سیدنا حضرت مصلح موعودؓ)

یہ وہ نظم ہے جو حضرت مصلح موعودؓ کی طرف سے ڈاکٹر احمد حسین صاحب لائلپوری نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پڑھی اور تشحیذ الاذہان فروری ۱۹۰۹ء کے شمارہ میں شائع ہوئی۔ اس کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ "اسے غور سے پڑھیں اور پھر اس کے مطالب پر غور کریں۔ حتی الوسع اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔"

مدت سے پارہ ہائے جگر کھا رہا ہوں میں
رنج و محن کے قصہ میں آیا ہوا ہوں میں

میری کمر کو قوم کے غم نے دیا ہے توڑ
کس ابتلاء میں ہائے ہوا مبتلا ہوں میں

کوشاں حصولِ مطلبِ دل میں ہوں اس قدر
کہتا ہوں تم کو سچ ہمہ تن التجا ہوں میں

کچھ اپنے تن کا فکر ہے مجھ کو نہ جان کا
دینِ محمدی کے لئے مر رہا ہوں میں

میں رو رہا ہوں قوم کے مرجھائے پھول پر
بلبل تو کیا ہے اس سے کہیں خوش نوا ہوں میں

بیمار روح کے لئے خاکِ شفا ہوں میں
ہاں کیوں نہ کہ خاکِ درِ مصطفےٰ ہوں میں

پھر کیوں نہ مجھ کو مذہبِ اسلام کا ہو فکر
جب جان و دل سے معتقد میرزا ہوں میں

کہتا ہوں سچ کہ فکر میں تیری ہی غرق ہوں
اے قوم سن کہ تیرے لئے مر رہا ہوں میں

کیا جانے تو کہ کیسا مجھے اضطراب ہے
ایسا تپاں ہے سینہ کہ دل تک کباب ہے [1]

---

[1] تشحیذ الاذہان ماہ فروری ۱۹۰۹ء صفحہ ۱۷ تا ۱۹

"ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے"

سیّدنا حضرت مصلح موعود کے چند الہامات، رؤیا اور کشوف

اس مضمون کا عنوان پیشگوئی مصلح موعود کا ایک الہامی جملہ ہے۔ اس کی رُو سے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پر جو بے شمار الہامات، رؤیا اور کشوف ہوئے ان میں سے چند بطور نمونہ حضور کے اپنے الفاظ میں پیش خدمت ہیں۔

(مرسلہ:- مکرم شفیق الرحمٰن صاحب اطہر۔ ربوہ)

"میں ابھی سترہ سال کا تھا جو کھیلنے کودنے کی عمر ہوتی ہے کہ سترہ سال کی عمر میں خدا نے الہاماً میری زبان پر یہ کلمات جاری کئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے ایک کاپی پر لکھ لئے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ کہ وہ لوگ جو تیرے متبع ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں قیامت تک اُن لوگوں پر فوقیت اور غلبہ دے گا جو تیرے منکر ہوں گے۔۔۔۔

۔۔۔ سترہ سال کی عمر میں خدا تعالیٰ نے مجھ پر وہ الہام کیا اور آج میری عمر سے اڑتالیسواں سال گزر رہا ہے۔ اس گزشتہ اکتیس ۳۱ سال کے عرصہ میں دُنیا نے اس الہام کی صداقت میں جو کچھ دیکھا وہ اتنا واضح ہے کہ اس کے بعد خدا تعالیٰ کی نصرت کے متعلق مجھے ایک منٹ کے لئے بھی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اور میں واضح سے واضح الفاظ میں دُنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کرنے کے لئے تیار ہوں کہ اگر ان مقابلوں میں مجھے زک پہنچ جائے یا میری قائم کی ہوئی باتیں فیل ہو جائیں تو یقیناً میں جھوٹا ہوں گا۔"

(الفضل ۹ جولائی ۱۹۳۷ء)

"باوجود اس کے کہ جماعت پر خطرناک زلزلے آئے۔ لیکن اس خدا کی بنائی ہوئی عمارت پر کوئی غالب نہ آ سکا اور یہ عمارت زلازل سے محفوظ رہی۔ یوں بھی تو تفرقہ دُور ہو چکا تھا لیکن خدا نے جلسہ سالانہ پر

دکھلا دیا کہ جماعت ٹوٹی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے اسے
مضبوط کر دیا۔ مجھے یہ یقین ہے اور غالباً یہ شائع
بھی ہو چکا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے الہام کیا
یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا
وہ آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ اسے بجھاتا رہے گا۔
اور کوئی تم میں تفرقہ نہیں ڈال سکے گا کیونکہ دلوں کی
حکومت خدا کے ہاتھ میں ہے۔"

(الفضل ۷ر جنوری ۱۹۱۵ء)

"میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یہ سلسلہ سب سے
زیادہ خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ یا الٰہی تو اپنا فضل
کر۔ اور یہی دعا کرتا کرتا میں سو گیا۔ صبح کے قریب کا
وقت تھا کہ میرے سامنے ایک کاغذ لایا گیا جس پر
کچھ لکھا تھا۔ میں نے اُسے پڑھنا شروع کیا۔ مگر
کشف میں ہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ رات کا وقت
ہے اور وہ ٹھیک طرح پڑھا نہیں جاتا۔ کئی بار میں
نے کوشش کی مگر ٹھیک طور پر پڑھا نہیں گیا لیکن
آخر پڑھا گیا۔ اس پر یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔
"اُکُلُهَا دَائِمٌ وَّظِلُّهَا"
اس کے بعد یہ الفاظ میرے دل پر اور زبان پر بھی
نازل ہوتے شروع ہوئے اور بہت دیر تک آدھ
گھنٹہ یا معلوم نہیں کتنے عرصہ تک میری زبان پر یہ
الفاظ جاری رہے۔ زبان بھی یہی الفاظ کہتی تھی اور
دل میں بھی بار بار دہرائے جاتے تھے ...... اس
میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اُکُلُهَا دَائِمٌ وَّظِلُّهَا
کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے پھلوں کو اور اس کے
سایہ کو دائمی بنانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔"

(الفضل ۵ر جون ۱۹۲۲ء)

"ایک الہام ہے جو اپنے اندر بڑی بشارت
رکھتا ہے، گو اس میں فکر کا پہلو بھی ہے کیونکہ اس
کے ذریعہ ایک ذمہ داری عائد کی گئی ہے اور ذمہ داری
بہت کم لوگ ادا کیا کرتے ہیں۔ بہرحال آج رات
مجھے یوں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے یوں مخاطب
کر کے فرماتا ہے کہ "**اگر تم پچاس فیصدی عورتوں
کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل
ہو جائے گی**"۔ گویا اسلامی فتوحات ہونے والی
ہیں۔ ان میں عورتوں کی اصلاح کا بہت بڑا دخل
ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس امر کی طرف توجہ دلائی
ہے کہ اگر اس کے فضل و کرم سے پچاس فیصدی عورتوں
کی اصلاح ہو جائے یا شاید قادیان کی عورتیں
مراد ہوں تو ترقی اسلام کے سامان مہیا ہو جائیں گے
...... پچاس فیصد عورتوں کی اصلاح کے معنے یہ
ہیں کہ اگر ہم ایسا کر لیں تو پچاس فیصد مرد خدمت
دین کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ کیونکہ بسا اوقات
مردوں کی قربانی میں عورتیں ہی روک بن کر کھڑی ہو جاتی
ہیں لیکن اگر پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح ہو جائے
اور بجائے اس کے کہ اپنے مردوں کو خدمتِ دین سے
روکیں اُن کو ترغیب و تحریص دلائیں کہ جاؤ اور اسلام
کی خدمت کرو تو نتیجہ یہ ہو گا کہ پچاس فیصدی عورتوں

سے ساتھ ہی پچاس فیصدی مردوں کی بھی اصلاح ہو جائے گی"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۴۴ء)

"آدھی رات کے قریب اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ میں جاگ اٹھا اور دعائیں وغیرہ کرتا رہا۔ اسی حالت میں جبکہ میں جاگ رہا تھا اور غنودگی وغیرہ کی حالت نہیں تھی ایک آواز آئی جو کافی بلند تھی۔ کسی نے کہا "السّلام علیکم"۔ یہ آواز اس قدر واضح تھی اور اتنی بلند تھی کہ واہمہ کے کسی گوشہ میں بھی یہ خیال نہیں آسکا کہ یہ کوئی کشفی یا الہامی آواز ہے بلکہ وہ بالکل ایسی ہی آواز تھی جیسے کوئی سمجھتا ہے کہ اسے کوئی آواز دے رہا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ غالباً میری آنکھ کھل گئی ہے نماز کا وقت ہے اور کوئی مجھے نماز کی اطلاع دینے کے لئے آیا ہے۔ میں نے وعلیکم السّلام کہا اور پوچھا کون ہے؟ مگر کون ہے، کا کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر میں نے دوبارہ کہا کون ہے؟ مگر پھر بھی کوئی شخص نہ بولا۔ پھر میں نے سمجھا کہ درحقیقت یہ الہامی آواز ہے۔ اور میں نے اسے ظاہر پر محمول کیا پھر معلوم ہوا کہ اس وقت آدھی رات ہے اور اس وقت کسی کے آنے کا امکان ہی نہیں ہو سکتا۔

اسی قسم کے السّلام علیکم کا معاملہ میرے ساتھ پہلے بھی بعض دفعہ ہوا ہے مگر نیم خوابی اور غنودگی کی حالت میں اس قسم کا نظارہ میں نے پہلی دفعہ دیکھا ہے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ ایک چھوٹا سا بچہ میرے پاس دوڑتا ہوا آیا ہے اور السلام علیکم کر کے کہتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ غرض یہاں تو کئی دفعہ ایسا ہوا ہے اور بظاہر جاگنے کی حالت میں ہوا ہے۔ لیکن اس دفعہ السّلام علیکم اتنا واضح تھا کہ شبہ ہی نہیں ہو سکتا کہ یہ کسی قسم کی غنودگی کی حالت ہو۔"

(الفضل ۶ اپریل ۱۹۴۹ء)

"میں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھ سے سوال کرتا ہے کہ قرآن کریم میں مختلف مسائل کا تکرار ہوا ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ میں اسے یہ جواب دیتا ہوں کہ قرآن کریم میں کوئی تکرار نہیں۔ لفظ تو الگ رہے قرآن کریم میں تو زیر اور زبر کا بھی تکرار نہیں۔ جو زیر ایک جگہ استعمال ہوتی ہے اس کی غرض دوسری جگہ آنے کی پہلی زیر سے مختلف ہے۔ اور جو زیر ایک جگہ استعمال ہوتی ہے دوسری جگہ آنے والی زیر سے اس کے معنے مختلف ہیں۔"

(انقلاب حقیقی صفحہ ۷۲)

"مجھے القاء کے طور پر بتایا گیا کہ رمضان کا مہینہ نبیوں کا زمانہ ہے اور اس کے چاند کو وہی لوگ دیکھتے ہیں جو عقل و خرد رکھتے ہیں اور مصائب اور تکلیفوں کے زمانہ میں نبی کا ساتھ دیتے ہیں لیکن بچے والی عقل رکھنے والے اس چاند کی پرواہ نہیں کرتے اور اسی لئے نہیں دیکھتے کہ ہم کو روزے رکھنے پڑیں گے یعنی نبیوں کے ساتھ ہو کر مشقت اٹھانی پڑے گی۔ ہاں عید جو نبی

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے بارہ میں الہامًا خبر دی گئی تھی کہ وہ ... علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"۔ اس سلسلہ میں آپکے رشحاتِ قلم کا ایک نمونہ یہاں درج کیا جاتا ہے جس میں آپ نے ۲۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو آنیوالے زلزلہ کی تباہی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا پورا ہونا ثابت کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اُس کو قبول نہ کیا مگر خدا اُسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ اے رُوئے زمین کے رہنے والو! جن کے کانوں تک میری آواز پہنچ سکتی ہے یا جن کی آنکھیں میری تحریر کو دیکھ سکتی ہیں مَیں تمہیں اِس نیکی کی طرف بلاتا ہوں جسکے پھیلانے کا ذمہ خود خدا نے اُٹھایا ہے۔ اور تم جانتے ہو جس کام کو چاہتا ہے پورا کرتا ہے اور کوئی نہیں جو اس کا سدِّ راہ بن سکے۔ اُس نے دُنیا کا اختلاف دُور کرنے کے لئے اپنے بندوں میں سے ایک شخص کو چُنا اور عرب کے ریگستان میں سے ایک ایسا درخت نکالا جس کے سایہ کے نیچے ہر گوشے کے لوگوں نے کروڑوں کی تعداد میں آرام پایا۔ وہ وجود باوجود گمنامی کے کنج انزوا سے نکل کر شہرت کے اعلیٰ مقام پر پہنچا اور وہ علوِ مرتبہ حاصل کیا کہ سورج کی طرح اس پر بھی نظر نہیں ٹک سکتی اسی کے بعد خدا تعالیٰ نے تیرہ سَو برس بعد ایک اَور شخص کو اسکے خادموں میں سے چُنا اور چاہا کہ اس کے ہاتھوں دُنیا کو ہدایت دے۔ چنانچہ وہ بھی پچیس ۲۵ یا چھبیس ۲۶ برس تک دُنیا کو اُسی کے خالق کی طرف بُلا کر چلا گیا سو چونکہ مَیں اُس کے خادموں میں سے ایک ہوں جن کا فرض ہے کہ دُنیا کو سچائی پر آگاہ کریں اور اسکی ہدایت میں کوشش کریں، اس لئے آیت یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ کے ماتحت میں یہ اشتہار دیتا ہوں اور دُنیا کے ہر گوشے کے لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ وہ وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور خدا تعالیٰ کے سلسلہ میں داخل ہو کر اپنی دُنیا اور دین کو سنواریں کیونکہ وہ جو اس کے ارادہ کا مقابلہ کرتے ہیں خَسِرَ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃَ کے مستحق ٹھہرتے ہیں پس اگرچہ خدا کا مسیح ہم میں نہیں رہا مگر اس کا قائم کردہ سلسلہ موجود ہے اور دن رات ترقی کر رہا ہے اس میں شامل ہو کر آسمانی اور زمینی عذابوں سے بچو۔ کیونکہ خدا ارادہ کر چکا ہے کہ دُنیا سے شرک کو دُور کرے اور توحید کو قائم کرے اور اس کے نبی کی معرفت ہم کو اطلاع مل چکی ہے کہ جب تک دُنیا اصلاح نہ کرے گی آسمانی اور زمینی عذاب پیچھا نہ چھوڑیں گے پس مبارک ہے وہ جو بھیڑیے کے حملہ سے پہلے اپنی بکریوں کو محفوظ جگہ میں بند کر لے اور بشارت ہے اسکے لئے جو چور کے آنے سے پہلے اپنے مال کو محفوظ کر لیتا ہے"۔

تشحیذ الاذہان فروری ۱۹۰۹ء صفحہ ۲

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا

پہاڑی وعظ

۱۹۱۱ء میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے مشورہ کے ماتحت بحالی صحت کی غرض سے ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ یہ ایک تفریحی سفر تھا لیکن اِس میں بھی تبلیغ حق کے فریضہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیا۔ وہاں ایک پادری سے جس کا نام ہیگسن تھا مذہبی مسائل پر تفصیلی گفتگو کی۔ بعد میں ڈلہوزی سے واپس آکر آپ نے اس گفتگو کی تفصیل "پہاڑی وعظ" کے نام سے رسالہ تشحیذ الاذہان میں شائع کرا دی۔ آپ کے دلچسپ طرزِ استدلال کے نمونہ کے طور پر اس گفتگو کا ایک حصہ یہاں درج کیا جاتا ہے:۔ (مرسلہ مکرم مشہود احمد صاحب۔ لاہور)

"مجھے بھی پچھلے دنوں پہاڑ پر جانے کا اتفاق ہوا۔ اور وہاں پنجاب کے ایک مشہور و معروف پادری صاحب سے ہمکلامی کا موقع ملا ...... پادری صاحب ہم کو ڈلہوزی کے بازار میں کتابوں کا ایک بنڈل ہاتھ میں لیئے ہوئے نظر آئے جو قریبًا تمام کی تمام اسلام کے خلاف تھیں اور اسی غرض سے لکھی گئی تھیں کہ نادان اور جاہل مسلمانوں کو پھسلا کر دائرہ اسلام سے خارج کر کے مسیح کی بھیڑوں میں شامل کیا جائے۔ پادری صاحب نے عند الملاقات دو رسالے ہمیں بھی دیئے جن میں اسلام اور اس کے بانی پر مختلف پیرایوں میں حملے کئے گئے تھے۔ انہیں پڑھ کر میری طبیعت میں اور بھی جوش آیا کہ پادری صاحب سے مل کر ضرور چند باتوں کا تصفیہ کرنا چاہیئے۔

اس اتفاقی ملاقات کے دوسرے یا تیسرے دن فرصت نکال کر میں اور دو اور صاحب پادری صاحب کی ملاقات کے لیئے گئے۔ نصف گھنٹہ کی تلاش کے بعد پادری صاحب کی کوٹھی کا پتہ لگا۔ جو ایک بڑی پُر فضا اور خوبصورت مقام پر بنی ہوئی تھی ...... پادری صاحب برآمدے میں ہی کھڑے تھے۔ دیکھ کر بڑے تپاک سے ملے اور اندر لے گئے اور ملاقات کے کمرے میں ہم تینوں کو بٹھا کر ایک دو منٹ کے لیئے باہر تشریف لے گئے۔ واپس آنے پر پادری صاحب نے حسبِ معمول مختلف واقعات پر گفتگو شروع کی۔ اور انگلستان کی موجودہ حالت پر باتیں ہوتی رہیں ...... ان پادری صاحب کا نام ہیگسن ہے ...... ادھر اُدھر کی گفتگو کے بعد پادری صاحب نے گفتگو کا رُخ مسیحیت کی طرف پھیرا اور چاہتے تھے کہ مسیحیت کے متعلق طول و طویل تفصیلوں میں ہم کو لے جائیں

اور جو احسانات مسیحیت نے یورپ پر کئے ہیں ہمارے سامنے بیان کریں لیکن چونکہ وقت کم اور فرصت قلیل تھی۔ میں نے عرض کی کہ ہم سر دست تثلیث کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتے ہیں جس کی پادری صاحب نے بڑی خوشی سے اجازت دی۔

...... چونکہ میں نے جاتے ہی پادری صاحب سے عرض کر دیا تھا کہ میں آپ سے جو گفتگو کروں گا وہ طالب حق ہونے کی حیثیت سے کروں گا نہ کہ کسی مذہب کے پیرو ہونے کی حیثیت سے۔ اس لیے میں مندرجہ ذیل گفتگو میں اپنے نام کی جگہ طالب حق کا لفظ استعمال کروں گا۔

طالب حق ــــ پادری صاحب! آپ کا تثلیث کے متعلق کیا خیال ہے؟

پادری صاحب۔ میرا خیال ہے کہ تثلیث تین ۳ اقنوم کا نام ہے۔ ایک اقنوم خدا باپ۔ ایک اقنوم مسیح بیٹا اور ایک روح القدس۔ اور میں ان تینوں کی خدائی کا قائل ہوں۔

طالب حق ــــ پادری صاحب! آپ کی اقنوم سے کیا مراد ہے؟

پادری صاحب۔ (مسکرا کر) اقنوم آپ ہی کی زبان کا لفظ ہے۔

طالب حق ــــ بے شک ہماری زبان کا لفظ ہے لیکن ہم خدا تعالیٰ کی نسبت اس لفظ کا استعمال نہیں کرتے اس لیے جب خدا تعالیٰ کی نسبت یہ لفظ استعمال ہو تو ہمیں اس کے معنے سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔

پادری صاحب۔ میں تو اور اس کیلئے کوئی لفظ تجویز نہیں کر سکتا۔

طالب حق ــــ اگر آپ اردو یا عربی میں اس کے لیے کوئی اور لفظ تجویز نہیں کر سکتے تو انگریزی میں ہی سہی۔

پادری صاحب۔ انگریزی میں ہم اس کے لیے پرسنیلیٹی استعمال کرتے ہیں۔

طالب حق ــــ میں نے ایک امریکن پادری سے دریافت کیا تھا تو انہوں نے اس کے معنے کیپیسٹی کے بتائے تھے۔

پادری صاحب۔ نہیں نہیں اس کے معنے پرسنیلیٹی کے ہیں۔

طالب حق ــــ مجھے تو...... نہ اقنوم کے معنی سمجھ آتے ہیں اور نہ پرسنیلیٹی کے۔ میں آپ سے کھول کر پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ یہ فرمائیے کہ یہ تینوں کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً یہی کہ دنیا کا خالق کون ہے؟

پادری صاحب۔ آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت ہے۔ اس میں محبت کا مادہ ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ کسی چیز سے محبت کرے اور یہ تمام دنیا کی چیزیں فانی ہیں اصلی نہیں ہیں۔ اس لیے ضروری تھا کہ ایک ایسا وجود ہوتا کہ جس سے خدا محبت کرتا۔ سو اس لیے بیٹے کی ضرورت تھی اور اس کو تو آپ بھی مانتے ہوں گے کہ اگر کوئی ایسا وجود نہ ہو کہ جس سے خدا محبت نہ کرے تو وہ محبت فضول جائے گی۔

طالبِ حق —— پادری صاحب! آپ نے بہت ہی معقول بات فرمائی ہے لیکن میں اس وقت تثلیث کو سمجھنا چاہتا ہوں نہ کہ تثلیث کی ضرورت کو۔ میرا سوال تو یہ تھا کہ یہ دُنیا کس طرح پیدا ہوئی اور کس نے کی؟

پادری صاحب۔ کلمے سے پیدا ہوئی۔ خدا نے کی۔

طالبِ حق —— کلمہ دُنیا بن گیا اور یہ دُنیا اسی کا حصہ ہے یا خدا نے حکم دیا اور وہ ہو گئی۔

پادری صاحب۔ (مسکرا کر) اوہو! ہمارا یہ خیال نہیں ہے کہ دُنیا نیست سے پیدا ہوئی۔ یہ آریوں کا خیال ہے مجھ سے ایک دفعہ ایک آریہ ملا تھا اور اس نے مجھ سے پوچھا تھا کہ دُنیا کس طرح پیدا ہوئی۔ نیست سے ہست کس طرح ہو سکتا ہے۔ میں نے اُسے جواب دیا کہ ہمارا ہرگز یہ مذہب نہیں کہ نیست سے ہست ہوا۔ خدا نے حکم کیا ہو جا! وہ ہو گئی۔ ہم نہیں مانتے کہ اُس نے نیست کو کہا کہ تُو کچھ بن جا۔

طالبِ حق —— اوہو! آپ نے بہت اچھا جواب دیا۔ اور بہت لطیف بات کہی۔ لیکن میری عرض یہ تھی کہ کلمہ سے دُنیا پیدا ہوئی یا خدا کے امر پر دُنیا موجود ہو گئی۔

پادری صاحب۔ ہاں کلمہ مسیح ہے۔ انجیل میں لکھا ہے کہ ابتدا میں کلام تھا۔ اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزیں اس سے موجود ہوئیں اور کوئی چیز موجود نہ تھی جو بغیر اس کے ہوئی۔ زندگی اس میں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابتداء میں خدا کے ساتھ مسیح تھا اور مسیح سے دُنیا پیدا ہوئی۔ آپ کے مذہب اسلام میں بھی مسیح کو کلمہ کہا گیا ہے۔ کیا میں آپ کو اس کی نسبت کچھ سُناؤں؟

طالبِ حق —— پادری صاحب! میں نے آپ سے ابتداء ہی میں عرض کر دیا تھا کہ میں ایک ایسے انسان کی حیثیت میں آپ کے پاس آیا ہوں جس کی نظر میں تمام مذاہب برابر ہیں اور گو میں مسلمان ہوں لیکن اس وقت میں ایسے پیرایہ میں گفتگو کروں گا گویا کُل مذاہب میرے زیرِ تحقیق ہیں۔ اس لیے آپ ابھی انجیل کی نسبت کلام فرماویں۔ اگر قرآن شریف کی تحقیقات کی ضرورت ہوگی تو میں کسی مولوی کے پاس جاؤں گا۔ قرآن شریف کی تحقیقات کے لیے مجھے کسی پادری کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ویدکی نسبت میں پنڈت سے پوچھوں گا۔ قرآن شریف کی نسبت کسی مولوی سے اور بائبل کی نسبت پادری صاحب سے تحقیقات کروں گا۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ میں بائیبل سمجھنے کے لیے کسی مولوی کے پاس جاؤں اور قرآن شریف سمجھنے

کے لئے کسی پادری کے پاس۔ آپ اسی وقت بائبل سے کلام فرماویں۔

پادری صاحب۔ (مسکرا کر) ہاں تو بے شک آپ بائبل کی نسبت سوال کرتے ہیں۔ بائبل سے جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہی معلوم ہوتا ہے کہ کلام سے دنیا پیدا ہوئی۔

طالبِ حق ــــ تو پادری صاحب! آپ تثلیث کے کیوں قائل ہیں۔ کلام ایک صفت ہے اور خدا میں بیسیوں صفات پائی جاتی ہیں۔ دیکھتا ہے، سنتا ہے، قادر ہے، علیم ہے، خالق ہے۔ آپ صرف صفتِ کلام کو ہی کیوں خدا قرار دیتے ہیں۔ آپ کل صفاتِ الٰہیہ کو ابنائے الٰہیہ قرار دیں۔ آپ کے مذہب کے رُو سے تو صرف تثلیث پر ہی کفایت نہیں کی جا سکتی۔

پادری صاحب۔ اوہو! آپ کو غلطی لگ گئی۔ کیا آپ خدا کے کلام کو انسانی کلام سمجھتے ہیں؟ اس بات کو تو آپ بھی مانتے ہیں کہ خدا میں اور انسان میں مشابہت نہیں ہے۔ کلام صفت نہیں کلام قدرت ہے۔

طالبِ حق ــــ پادری صاحب! کلام وہ ذریعہ ہے کہ جس سے ہم اپنا مافی الضمیر دوسرے پر ظاہر کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ خدا تعالیٰ میں اور ہم میں بہت فرق ہے۔ وہ خالق ہے اور ہم مخلوق ہیں لیکن جیسے انسان کے دیکھنے کی طاقت، سُننے کی طاقت اور اُس کے علم کو آپ لوگ صفاتِ انسانی قرار دیتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کی بھی ان طاقتوں کو صفات ہی قرار دیتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ خدا کی صفتِ علم کو یا صفاتِ سمع کو تو آپ صفت قرار دیں اور صفتِ کلام کو اس بناء پر کہ خدا اور انسان میں بہت فرق ہے دوسری ذات قرار دیں۔...... پھر علاوہ ازیں آپ صرف اس کلام کو جس کے واسطے سے دنیا پیدا کی گئی کیوں خدا کہتے ہیں، کیوں توریت اور انجیل اور دیگر صحفِ انبیاء کو خدا قرار نہیں دیتے۔ .....

پادری صاحب۔ (مسکرا کر) نہیں نہیں! ہم انجیل توریت کو خدا نہیں مانتے۔ ہمارے مذہب میں ایسا جائز نہیں۔ اور ہم تو کلام کو صفت قرار نہیں دیتے بلکہ ایک ذات قرار دیتے ہیں۔

طالبِ حق ــــ تو آپ کلام کو کیا سمجھتے ہیں۔

پادری صاحب۔ قدرت!

طالبِ حق ــــ جناب نے فرمایا ہے کہ ہم کلام کو قدرت سمجھتے ہیں لیکن آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قدرت بھی کوئی علیحدہ ذات نہیں۔ مثلاً میرے ہاتھ میں پکڑنے کی قدرت ہے۔ یہ قدرت میرے ارادے کے ماتحت ہے۔ اس میں خود کوئی علم نہیں۔ جب ہاتھ کو حکم دیتا ہوں کہ تو پکڑ، تو

وہ پکڑ لیتا ہے...... لیکن خود میرے ہاتھ کے پکڑنے کی قدرت میں تو کوئی علم نہیں۔ اگر آپ مسیح کو قدرت بھی قرار دیں اور کلام کا دوسرا نام قدرت رکھیں تب بھی تو مسیح کوئی علیحدہ ذات قرار نہیں پا سکتا۔ ورنہ ہر ایک چیز میں کچھ نہ کچھ قدرت ہوتی ہے تو اس طرح ہر ایک ذات کو دو دو ذاتیں قرار دینا پڑے گا۔ اور دوسرے اس صورت میں یہ بھی لازم آتا ہے کہ مسیح علم اور ارادے سے خالی تھا کیونکہ جیسا کہ میں ثابت کر آیا ہوں کہ قدرت، صفتِ علم و ارادہ کے بکلّی ماتحت ہوتی ہے۔

پادری صاحب ۔ ہم تو مسیح کو علم سے خالی نہیں سمجھتے۔ مسیح ضرور علیم ہے۔

طالبِ حق —— یہ بے شک درست ہے کہ آپ مسیح کو ایک علیم ہستی مانتے ہیں اور گو مسیح انجیل میں اپنے علم کا منکر ہے مگر اس وقت مجھے اس سے کوئی تعلق نہیں۔ میں آپ ہی کی بات کو مانتا ہوں۔ اور چونکہ مسیح خدا ہے اس لئے ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے لیکن یہ اعتقاد کی بات ہے۔ اور جیسا کہ میں اوپر بیان کر آیا ہوں مسیح کو اگر کلمہ مان لیا جائے تو اوّل تو وہ ایک صفت اور پھر علم سے خالی ثابت ہوتا ہے۔ اور چونکہ میں عقلی دلیل سے ہی فائدہ اٹھا سکتا ہوں اس لئے ضرور ہے کہ یا تو سرے سے مسیح کے کلمہ ہونے کا ہی انکار کر دوں یا آپ کے قول کو مانتے ہوئے اسے کلمہ تو قرار دوں لیکن علم سے خالی۔

پادری صاحب ۔ بے شک عقل تو یہی کہتی ہے لیکن انجیل اس بات کو نہیں مانتی۔

طالبِ حق —— تو کیا عقل کی رُو سے تثلیث کا ماننا ناممکن ہے۔

پادری صاحب ۔ اس میں کیا شک ہے کہ عقلِ انسانی ہستیٔ باری کی کُنہ تک نہیں پہنچ سکتی۔

طالبِ حق —— جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے عقل ہی ایک سمجھ کا ذریعہ بنایا ہے تو بغیر عقل کے ہم کسی بات کو مان کیونکر سکتے ہیں۔ بے شک بعض باتیں عقل سے بالا ہوتی ہیں لیکن کوئی الٰہی مذہب اپنے پیروؤں سے خلافِ عقل باتیں نہیں منواتا۔ میں اس بات میں آپ سے متفق ہوں کہ ذاتِ الٰہی کی کُنہ کو پہنچنا انسانی عقل کا کام نہیں کیونکہ وہ محدود ہے مگر یہ ضروری ہے کہ جن باتوں کا ماننا مدارِ نجات ہے وہ انسانی عقل کی پہنچ کے اندر ہونی چاہئیں کیونکہ اگر بعض ایسی باتیں مدارِ نجات قرار دے دی جائیں جو عقل کے خلاف ہوں تو انسان کے لئے نجات کا دروازہ بالکل بند ہو جائے گا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانا نجات کے لئے ضروری ہے تو ہستیٔ باری کا ثبوت ضرور ایسا ہونا چاہیئے جو عقل کے

خلاف نہ ہو ... پس چونکہ تثلیث کا مسئلہ آپ کے مذہب کی رُو سے جزوِ اعظم ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ یہ ایسے پیرایہ میں بیان کیا جاتا جس کو عقلِ انسانی سمجھ سکتی۔

پادری صاحب۔ بے شک عقل یہی کہتی ہے لیکن تثلیث کے ماننے سے پہلے انجیل کا ماننا ضروری ہے۔

طالبِ حق ___ انجیل کو انسان تب مانے جب اصولِ مسیحیت ثابت ہو جائیں۔ ان مسائل کے حل ہونے سے پہلے انسان انجیل کو کب مان سکتا ہے ؟

پادری صاحب۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے انجیل کے ماننے سے پہلے ان مسائل کا سمجھنا مشکل ہے۔

ایک اَور موقع پر آپ نے اسی گفتگو کا ذکر کرتے ہوئے مندرجہ ذیل دلچسپ واقعہ بیان فرمایا :-

" مَیں نے ایک پنسل اُن کی میز سے اُٹھا کر اُن کے قریب رکھ دی اور مَیں نے کہا پادری صاحب! اس پنسل کو اُٹھا کر دوسری جگہ رکھنے پر آپ قادر ہیں ؟ اُنہوں نے کہا' ہاں۔ پھر مَیں نے کہا' کیا مَیں قادر ہوں ؟ اُنہوں نے کہا' ہاں! پھر مَیں نے ایک تیسرے شخص کی طرف اشارہ کر کے کہا' کیا یہ صاحب قادر ہیں ؟ پادری صاحب نے کہا' ہاں! مَیں نے کہا جب ہم تینوں شخص اپنی ذات میں اس پنسل کو ہلانے پر قادر ہیں' لیکن پھر بھی ہم تینوں کھڑے ہو کر شور مچا دیں کہ او بیرہ! ادھر آؤ' او باورچی! ادھر آؤ۔ جب وہ کمرے میں داخل ہوں تو ہم اُن سے کہیں کہ ہم تینوں سے مل کر یہ پنسل اِدھر رکھ دو۔ تو بتائیے وہ ہمیں پاگل سمجھیں گے یا نہیں ؟ پادری صاحب نے کہا۔ آپ کا مطلب ؟ مَیں نے کہا صرف جواب دے دیجئے۔ انہوں نے کہا ہاں' پاگل کہیں گے۔ مَیں نے کہا۔ جب خدا باپ' خدا بیٹا اور خدا رُوح القدس تینوں کائنات کے پیدا کرنے پر بذاتہٖ قادر ہیں' اور اس کے باوجود وہ ایک دوسرے کو اس کام کے لئے بلاتے ہیں جس کو وہ اکیلے اکیلے کر سکتے ہیں تو بتائیے دوسرے خدا بلانے والے خدا کو اور ہم لوگ اس خدا کو پاگل کہیں گے یا نہیں ؟ اور پاگل خدا ہو ہی نہیں سکتا۔ یا تو پاگل کہلا کر وہ خدا نہ رہے گا یا ایسے پاگل دُنیا میں وہ اودھم مچا دیں گے کہ دُنیا ہی تباہ ہو جائے گی۔" (تفسیر کبیر سورۃ انبیاء صد ۵۰۳ و صد ۵۰۴)

(سوانح فضلِ عمر جلد اوّل صد ۲۵۵ تا صد ۲۶۲)

فتح و ظفر کی کلید

حضرت مصلح موعود غیروں کی نظر میں

(عبدالقدیر قمر - ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء سیدنا محمود قدیم الہی نوشتوں اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے اور خلافت اولیٰ کے بعد ۱۹۱۴ء سے لے کر ۱۹۶۵ء تک سربراہ خلافت رہے۔ آپ نے اپنے دور خلافت میں ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کا اعتراف اپنوں کے علاوہ غیروں نے بھی بڑے پیار بھرے انداز میں کیا۔ تحدیث نعمت کے طور پر بعض غیر از جماعت معتبر شخصیتوں کے بیانات پیش ہیں۔

مشہور کالم نویس م-ش نے "نوائے وقت" کے کالم "لاہور کی ڈائری" میں لکھا:۔

"مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ۱۹۱۴ء میں خلافت کی گدی پر متمکن ہونے کے بعد جس طرح اپنی جماعت کی تنظیم کی اور جس طرح صدر انجمن احمدیہ کو ایک فعال اور جاندار ادارہ بنایا اس سے ان کی بے پناہ تنظیمی قوت کا پتہ چلتا ہے۔ اگرچہ اُن کے پاس کسی یونیورسٹی کی ڈگری نہیں تھی لیکن انہوں نے پرائیویٹ طور پر مطالعہ کر کے اپنے آپ کو واقعی علامہ کہلانے کا مستحق بنا لیا تھا۔ ..... مرزا صاحب ایک نہایت سلجھے ہوئے مقرر اور منجھے ہوئے نثر نگار تھے اور وہ ہر ایک اُس واقعہ کو بلا دریغ استعمال کرتے تھے جس سے جماعت کی ترقی کی راہیں کھلتی ہوں۔ جماعتی نقطہ نگاہ سے ان کا یہ بڑا کارنامہ تھا کہ تقسیم برصغیر کے بعد جب قادیان اُن سے چھن گیا تو انہوں نے ربوہ میں دوسرا مرکز قائم کر لیا۔" (نوائے وقت ۱۹۶۵ء)

ہفت روزہ "انصاف" راولپنڈی اپنی ۱۱ر نومبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔

"..... مرزا صاحب ..... فرقہ احمدیہ کے

امام ہونے کے علاوہ کشمیر کے تعلق میں ایک بڑی سیاسی اہمیت کے مالک تھے۔ آپ کو اگر کشمیر کی تحریک کے بانیوں میں سے قرار دیا جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہو گا۔ مرزا صاحب آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بانی اور صدر اوّل تھے۔ اب سے پینتیس ۳۵ سال قبل اس کمیٹی نے جموں و کشمیر میں تحریکِ آزادی کو فروغ دیا اور اس کی آبیاری کی۔ .... چنانچہ جہاں بھی کشمیر کا ذکر آتا ہے مرزا صاحب کا ذکر بھی لازمی طور پہ آتا ہے۔"

روزنامہ "حقیقت" لکھنؤ کے ایڈیٹر جناب مکرم انیس احمد صاحب عباسی بی۔ اے کاکوروی نے اپنے روزنامہ کی ۱۰ر نومبر ۱۹۶۵ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"مذہبی اختلافات سے قطع نظر مرزا صاحب مرحوم کی ذات بہت سی صفات کی حامل تھی۔ ان کے تبحرِ علمی، حیرت انگیز ذہانت اور سیاسی فراست کا بہت سے ممتاز غیر احمدی افراد کو بھی اعتراف تھا۔ چنانچہ آج سے تقریباً تیس ۳۰ سال قبل مرزا صاحب مرحوم نے یو۔ پی کے دورہ میں ایک روز دن بھر خانبہادر حافظ ہدایت حسین صاحب ایم۔ ایل سی بیرسٹر مرحوم کے یہاں کانپور میں بھی قیام کیا تھا۔ حافظ صاحب سے چند روز بعد جب ملاقات ہوئی تو راقم السطور نے اُن کو مرزا صاحب کا بہت معترف پایا۔ حافظ صاحب فرماتے تھے کہ ایسے قابل و فاضل اور ایسے روشن ضمیر اور عالی دماغ لیڈر اگر مسلمانوں میں چند ہی پیدا ہو جائیں تو قوم کی حالت سنبھل جائے گی ——

راقم السطور کو خود بھی مرزا صاحب سے کئی دفعہ ملنے کا اتفاق ہوا اور ہر دفعہ اُن کی غیر معمولی قابلیت، سیاسی بصیرت و فراست سے بہت متاثر ہوا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اُن میں وہ تمام جوہر تھے جو لیڈر سے قائد میں ہونے چاہئیں۔ مذہبی عقائد سے اختلافات رکھنے کی بنا پر کسی بڑی شخصیت کی اعلیٰ صفات اور قومی خدمات کی قدر و تعریف نہ کرنا ایک بہت ہی افسوسناک کمزوری ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔"

(روزنامہ "حقیقت" لکھنؤ ۶۵-۱۱-۱۰)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی کے مؤقر رسالہ "صدق جدید" لکھنؤ مجریہ ۱۹ر نومبر ۱۹۶۵ء میں مندرجہ ذیل نوٹ شائع ہوا:۔

"دوسرے عقیدے اُن کے جیسے بھی ہوں، قرآنی علوم، قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا صلہ اللہ انہیں عطا فرمائے۔ اور ان خدمات کے طفیل ان کے ساتھ عام معاملہ درگزر کا فرمائے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح، تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔"

(صدقِ جدید لکھنؤ ۶۵-۱۱-۱۹)

مولانا ظفر علی خان صاحب مدیر "زمیندار" نے

سیدنا محمود کے مقام و مرتبہ کے بارہ میں مخالفین احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے یہاں تک لکھا کہ :-

"کان کھول کر سن لو! تم اور تمہارے لگے بندھے میرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ میرزا محمود کے پاس قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔ میرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارے پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے ...... میرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔" (ایک خوفناک سازش صفحہ ۱۹۶ مؤلفہ مولٰنا مظہر علی اظہر)

لائنز انٹرنیشنل ڈسٹرکٹ ۵۔۳۰۲ مغربی پاکستان کے زون چیئرمین زون ۲ لائل پور جناب محمد ارشاد صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کے وصال پر گہرے غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے اپنے مکتوب میں لکھا :-

"حضرت امام جماعت احمدیہ (خدا تعالیٰ ان کی مقدس روح پر کروڑوں رحمتیں اور اپنی فضل نازل فرمائے) آسمانِ انسانیت کے وہ درخشندہ و تابندہ قمر تھے کہ جن کے بغیر آج انسانیت تہی داماں و سربگریباں ہو کے رہ گئی ہے۔ ایک موقعہ پر آپ نے نعرۂ تکبیر، اسلام اور آقائے مدنیؐ کے بعد انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگوایا تھا۔ اور میرا ایمان ہے کہ اسی روز سے انسانی بلند قدروں کا صحیح شعور قلوب میں زندہ ہوا اور یہی شعور و احساس آنے والی بے شمار نسلوں کے لئے روشنی کے مینار کا کام دیتا رہے گا۔

حضرت اقدس کا ایک شعر بار بار زبان پر آرہا ہے ؎

ہے عمل میں کامیابی موت میں ہے زندگی
جا لپٹ جا لہر سے دریا کی کچھ پرواہ نہ کر

آپ نے ایک بھرپور عملی زندگی گزارتے ہوئے واقعی طوفانِ حوادث اور حالات کے تھپیڑوں کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج جب میں نے اس بڑی قائد اور عظیم رہنما کے انتقال کی خبر سنی تو دل بے اختیار بھر آیا ......"

(روزنامہ الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۶)

دورہ جات صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

صدر محترم نے ماہ نومبر ۱۹۸۳ء میں شیخوپورہ اور لاہور کا دورہ فرمایا۔ اس کی رپورٹ درج ذیل ہے

(۱) شیخوپورہ :-

۲۵ نومبر ۱۰ بجے صبح قائدین ضلع شیخوپورہ سے تقریباً ½ ۱ گھنٹہ تک خطاب فرمایا اور تمام قائدین کو لائحہ عمل کے مطابق مختلف شعبوں کی طرف توجہ دلائی اور ان کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ نیز دفتر اطفال (وقفِ جدید) کی وصولی کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس کے بعد صدر صاحب تشریف لے گئے۔

(۲) لاہور :-

۲۵ نومبر کو بعد نماز جمعہ مجالس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے قائدین، نائب قائدین اور مجلس عاملہ ضلع لاہور کا اجلاس ہوا۔ تلاوت و دعا کے بعد صدرِ محترم نے خطاب فرماتے ہوئے پابندیٔ وقت اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کو اپنانے پر زور دیا اور خدام الاحمدیہ کے کاموں کو بروقت کرنے اور رپورٹس بروقت بھیجنے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز نماز پنجوقتہ کی پابندی اور درسِ قرآن و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ پر خصوصی زور دیا۔ اور بنی نوع انسان کی خدمت کرنے کو شعار بنانے کے لئے کہا اور اعلیٰ اخلاقی قدروں پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ کھیلوں میں بھی اخلاق کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

علاوہ ازیں آپ نے اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دفتر وقفِ جدید اطفال کے بجٹ کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلا کر زور دیا کہ اس کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں۔

یہ اجلاس ۵-۳۰ بجے ختم ہوا اور بعد میں تمام احباب کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی ⁂ مرسلہ عبد المالک نمائندہ رسالہ خالد و تشحیذ۔ لاہور

اخبارِ مجالس

آگے قدم بڑھائے جا!

مجالسِ بیرون

(مرتبہ ڈاکٹر عبدالخالق صاحب خالد مہتمم مجالسِ بیرون)

نائیجیریا

- مجلس خدام الاحمدیہ اونڈو سٹیٹ نائیجیریا کی گورنر سے ملاقات۔
- ریڈیو اور ٹی۔ وی پر خبر نشر کی گئی۔

بتاریخ ۱۶ راگست ۱۹۸۳ء مجلس خدام الاحمدیہ اونڈو سٹیٹ نے اونڈو سٹیٹ کے گورنر جناب چیف ماٹیکل ایڈیکنلے اجانسی صاحب سے ملاقات کی۔ اس میں ہر مجلس کی نمائندگی کرتے ہوئے ساری سٹیٹ سے خدام شامل ہوئے۔ مکرم صفی الرحمن خورشید صاحب مبلغ سلسلہ بھی ہمراہ تھے۔ گورنر صاحب نے ۳ بجے بعد دوپہر اپنے دفتر میں خوش آمدید کہا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد مجلس کی طرف سے گورنر صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا جس میں مجلس خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد اور نائیجیریا میں مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمات کا مختصر ذکر تھا۔ گورنر صاحب نے جوابی تقریر میں فرمایا:۔

"جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے اس کا کردار بڑا اعلیٰ ہے۔ انہوں نے جس طرح تعلیم اور صحت کے میدان میں تعاون کیا ہے۔ اب اگر خدام الاحمدیہ بھی ہماری مدد کرے تو ہماری حکومت ان کی ہر ممکن امداد کرے گی۔"

بعدہٗ گورنر صاحب باہر تشریف لائے اور خدام کے ساتھ گروپ فوٹو میں شامل ہوئے۔ اسی دن شام کو ۵ بجے ریڈیو سے خبر نشر کی گئی اور رات کو ٹی۔ وی پر ملاقات کی فلم دکھائی گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

کینیڈا

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کینیڈا

مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا (مغربی ریجن) کا دوسرا

سالانہ اجتماع ٹورانٹو شہر سے ۳۵ میل دور بوائے سکاوٹ کیمپ کی بلڈنگ میں منعقد ہوا۔ جس میں چار قیادتوں کے خدام اور اطفال نے شرکت کی۔ یہ اجتماع ۱۸-۱۹-۲۰ اگست ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوا۔

ST. CATNERINE ، OTTAWA ،
BRANTFORD ، BRAME اور
MONTREAL سے ۷۹ خدام و اطفال اس اجتماع میں شریک ہوئے۔ اطفال کا اجتماع ۱۸ ر اگست کو شروع ہوا جس کا افتتاح مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا نے کیا۔ اطفال کے اجتماع میں علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے سبقت لے جانے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

خدام الاحمدیہ کے پروگراموں میں مقابلہ تلاوت، نظم خوانی، تقریری مقابلہ اور ورزشی مقابلہ جات میں فٹ بال، والی بال اور کلائی پکڑنا کے مقابلہ جات ہوئے۔ تقسیم انعامات کی تقریب مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب صدر خدام الاحمدیہ کینیڈا کی صدارت میں منعقد ہوئی۔
اجتماع کا اختتام نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور احمدیت زندہ باد کے نعروں کی گونج میں ہوا۔

غانا

مجلس خدام الاحمدیہ BRONG AHAFO
GHANA نے تعلیم و تربیت اور تنظیم میں ایک سال کے اندر بہت ترقی کی ہے۔ اگست ۱۹۸۳ء میں ایک نہایت کامیاب اجتماع منعقد کیا گیا جس میں پانچ اضلاع (CIRCUIT) کے خدام و اطفال اپنے مخصوص یونیفارم میں شامل ہوئے جو کہ خدام کے لئے اجتماع سے قبل تجویز کیا گیا تھا۔ اجتماع بہت کامیاب رہا۔

ملائیشیا

مجلس خدام الاحمدیہ ملائیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ ملائیشیا کا پہلا سالانہ اجتماع مؤرخہ ۴-۵ ر نومبر ۱۹۸۳ء منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز بتاریخ ۴ ر نومبر نماز تہجد سے ہوا۔ نماز تہجد کے بعد سوال و جواب کی دلچسپ مجلس منعقد ہوئی۔ سوالات کے جوابات مکرم مولوی خیر الدین صاحب آف انڈونیشیا نے دیئے۔ نماز فجر اور درس قرآن مجید کے بعد پہلی نشست برخاست ہوئی۔ اجتماع میں احباب جماعت اور انصار اللہ کے اراکین نے ہر لحاظ سے تعاون فرمایا۔ اس اجتماع میں عہدیداران جماعت اور بزرگ احباب نے درج ذیل موضوعات پر خطاب فرمایا۔

ہم نے احمدیت کیوں قبول کی، امام مہدی کے کام، اجتماعات کی اہمیت، تحریک جدید اور خدام الاحمدیہ کے اغراض و مقاصد وغیرہ۔ علمی اور مذہبی پروگرام کے علاوہ ٹیبل ٹینس کا مقابلہ بھی ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اجتماع از حد کامیاب رہا۔
الحمد للہ علیٰ ذالک۔

جاپان

مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ جاپان کی دوسری سالانہ تربیتی کلاس بتاریخ ۵-۶ نومبر ۱۹۸۳ء ٹوکیو مشن میں منعقد ہوئی۔ تربیتی کلاس انتہائی منظم طریق پر منعقد کی گئی۔ تدریس کا نصاب شائع کرکے خدام کو فراہم کیا گیا۔ انتظامیہ کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اور اس کلاس کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ اس میں شامل ہونے کیلئے خدام سائیکلوں پر تشریف لائے۔ افتتاحی خطاب مکرم نائب صدر صاحب خدام الاحمدیہ جاپان نے کیا۔ تدریس کے پروگرام میں تفسیر قرآن، تاریخ احمدیت، حدیث، فقہ، کلام، نظام وراثت شامل تھے۔

ورزشی مقابلہ جات میں مقابلہ دوڑ، کبڈی اور سائیکل ریس شامل تھی جبکہ علمی مقابلہ جات میں تلاوت، نظم، اذان اور تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ اختتامی اجلاس میں تقسیم انعامات کی کاروائی ہوئی۔

مجالسِ پاکستان

(مرتبہ:۔ فضیل عیاض۔ معاون مدیر)

بہاولپور:۔

۴ نومبر کو سالانہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اور دوران سال ہونے والے مختلف مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے خدام کو انعامات اور سائیکل سفر کرنے والے خدام کو مرکز سے موصولہ سندات خوشنودی سے نوازا گیا۔ بعدہٗ قائد صاحب نے نئی مجلس عاملہ کا اعلان کیا۔ محترم امیر صاحب نے اپنے خطاب اور دعا کے ساتھ تقریب کا اختتام فرمایا اور یہ تقریب بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔

راولپنڈی:۔

۱۰ نومبر کو سابق قائد مجلس محمود احمد صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اور انکی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

چک ۱۶۶ مراد:۔

۲۰ نومبر کو ایک اجلاس عاملہ ہوا۔ ۲۴ نومبر کو اصلاح و ارشاد کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ ۲۵ نومبر کو اجلاس عام ہوا اور مختلف شعبہ جات کی کارگزاری کا جائزہ لیا گیا۔

شیخوپورہ:۔

۲۵ نومبر کو قائدین ضلع شیخوپورہ کا اجلاس ہوا

جس میں صدر محترم نے قائدین خدام الاحمدیہ کو جملہ شعبوں کی اہمیت سے آگاہ کیا۔

صدر کراچی :۔

۲۵ نومبر تا ۱۲ دسمبر ۱۹۸۳ء شعبہ اصلاح و ارشاد کے تحت ہفتہ منایا گیا۔ تبلیغ کرنے والے ۲۵ خدام کی فہرست بنائی گئی۔ ۱۵۰ افراد میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ مولانا محمد اشرف صاحب ناصر نے "دورِ حاضر کے تبلیغی تقاضے" کے موضوع پر تقریر کی مجلس مذاکرہ منعقد کی گئی۔ جس میں ۲۵ غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ ۲۸ نومبر کو وقارِ عمل ہوا جس میں ۶۰ خدام اور ۱۵ اطفال نے شرکت کی۔ اسی طرح شعبۂ اعتماد میں ۲۰۰ خطوط روانہ کئے گئے۔

قیادت ضلع کراچی :۔

۲۵ نومبر تا ۲ دسمبر ۱۹۸۳ء ہفتہ اصلاح و ارشاد منایا گیا۔ ۳۷ خدام کی بلڈ گروپنگ کروائی گئی۔ وقفِ جدید و نا صرات میں ۲۵/ ۳۸۷۲۷ روپے وصولی میں تعاون کیا۔ یکم، ۲ دسمبر مسجد احمدیہ مارٹن روڈ میں عہدیداران خدام الاحمدیہ کے ریفریشر کورس میں ۳۶۰ عہدیداران شامل ہوئے۔ احمدیہ ہال کراچی میں بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی راہنمائی اور پیغامات کی وصولی و رہائش کے لئے ۲۴ خدام ۲۴ گھنٹے ٹیلیفون پر ڈیوٹی دیتے رہے۔

ناصر ہوسٹل ربوہ :۔ ماہ نومبر میں حضور کی تحریک داعی الی اللہ کے تحت خدام نواحی گاؤں میانوالی

اور بھنڈرے دا برج گئے اور موسمی بخار کی ادویات یکصد افراد میں تقسیم کیں۔ بزم حسن بیان کے تحت اجلاس ہوا جس میں خدام کو تقریر کی مشق کروائی گئی۔ محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے اجلاس کے آخر پر مجلس کی غرض و غایت بیان کی اور یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

ماہ نومبر میں ۴۸ افراد کو حضور ایدہ اللہ کی تقاریر و خطبات پر مشتمل کیسٹس سنائی گئیں۔ ۲۰۰ افراد کو زبانی تبلیغ کی گئی۔ ۱۲۰ افراد کو سلسلہ کی ۸۰ کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

نبی سر روڈ :۔

۵ دسمبر کو جلسہ یوم والدین منعقد کیا گیا۔

ڈیرہ غازیخاں :۔

۷ دسمبر کو مجاہد آباد کالونی میں ۱۶ خدام نے وقارِ عمل کیا۔ گندی نالیوں کو درست کیا گیا اور پانی کا نکاس بہتر بنایا گیا۔

ٹھٹھی جلال (شاہپور)

۱۲ دسمبر تا ۱۴ دسمبر روزانہ وقارِ عمل ہوتا رہا۔ جس میں مسجد کی صفائی کی گئی اور اینٹیں جوڑی گئیں۔

۱۶۶ مراد (بہاولنگر) :۔

۱۶ دسمبر کو ۲ گھنٹے تک ۳۰ اطفال اور ۲۳ خدام نے وقارِ عمل کیا۔ جس میں سڑک کی مرمت اور مسجد کی صفائی کی گئی۔

دارالذکر (فیصل آباد) جلسہ سالانہ پر تشریف

لانے والے مہمانوں کی سہولت اور خدمت کے لیئے لاری اڈہ فیصل آباد میں کیمپ لگایا گیا اور ۲۴ گھنٹے خدام خدمت کے لیئے مستعد رہے مستحقین کو لحاف دیئے گئے۔

قیادت ضلع گوجرانوالہ :-

ماہ دسمبر ۱۹۸۳ء میں گوجرانوالہ شہر میں ۴۰ غرباء میں کپڑے تقسیم کیئے گئے۔ جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو ربوہ کے لیئے بسوں پر سوار کروانے اور سہولت پہنچانے کے لیئے ۲۴ گھنٹے خدام ڈیوٹی پر رہے۔

جلسہ ہائے سیرت النبیؐ

ٹھٹھی جلال (شاہپور)

۱۲ دسمبر کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ ۱۶ خدام اور ۲۴ اطفال، ۸ انصار اور ۲۷ ناصرات وخواتین نے شرکت کی۔

گوٹھ مولوی عبد السّلام :-

۱۲ ربیع الاوّل کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا اور سیرت النبیؐ کے جلسوں کی غرض وغایت کے موضوع پر خطاب کیا گیا۔

مورو (نواب شاہ)

۱۶ دسمبر کو جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا جس میں ۵ خدام ۱۸ اطفال اور ۱۹ انصار وخواتین نے شرکت کی۔ اجلاس ۱½ گھنٹے جاری رہا۔

بہاولپور :-

۱۶ دسمبر بروز جمعہ جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا اور مختلف مواضیع سیرت پر تقاریر ہوئیں۔ خدام نے کافی تعداد میں اس میں شرکت کی۔

۱۶۶ امراد (بہاولنگر) :-

۱۶ دسمبر کو جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ اس جلسہ میں کل ۱۱۵ افراد شامل ہوئے۔ جن میں ۳۳ خدام اور ۲۶ اطفال تھے۔ قائد ضلع، مربی صاحب سلسلہ کے علاوہ مختلف احباب نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔

مغلپورہ، لاہور :-

۱۶ دسمبر ۱۹۸۳ء کو مسجد احمدیہ میں بزم حسن بیان کے تحت سیرت النبیؐ کے موضوع پر ایک تقریری مقابلہ ہوا۔ اس موقعہ پر مسجد کو خوبصورت بینرز اور قطعات سے سجایا گیا۔ مقابلہ میں ۷ خدام نے حصہ لیا۔ پروگرام بڑا کامیاب رہا۔

سانگلہ ہل :-

۸ دسمبر کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ مختلف احباب نے دلنشین انداز میں تقاریر کیں۔ ۲۳ دسمبر کو نماز جمعہ کے بعد بزم حسن بیان کے تحت سیرت النبیؐ کے عنوان پر تقریری مقابلہ ہوا جس میں ۸ خدام نے حصہ لیا۔

گلگشت کالونی ملتان :-

۸ دسمبر کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ ۱۷ خدام

۱۰ اطفال نے تقاریر کیں۔ کُل ۳۰ خدام اور ۱۷ اطفال شریک ہوئے۔ اجلاس مغرب کے بعد شروع ہو کر شب آٹھ بجے تک جاری رہا۔

اِن کے علاوہ مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ نے بھی اپنے ہاں ۱۲ ربیع الاوّل کو جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے اور رپورٹ ارسال مرکز کی۔

۱- کھوکھر غربی ۲- چک سدریو
۳- چک ۵۶ گ-ب ۴- چک 184/7-R

صرف ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا

Monthly KHALID RABWAH
Digitized By Khilafat Library Rabwah
Regd. No..L5830 EDITOR MUNIR AHMAD JAVED February 1984

"رسالہ بہت اچھا ہے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۸۳ء کے دوسرے روز ۲۷/۱۲/۸۳ کو اپنے خطاب کے دوران مرکزی رسائل کی خریداری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خالد میں اتنا نمایاں اضافہ نہیں ہوا حالانکہ رسالہ بہت اچھا ہے"

میری قائدینِ مجالس و اضلاع سے درخواست ہے کہ وہ ماہنامہ خالد کی خریداری میں اضافہ کے لئے زیادہ سے زیادہ سعی فرمائیں۔ نیز ایسے خدام بھائیوں سے جو ماہنامہ خالد کے ابھی تک خریدار نہیں بنے اپیل ہے کہ وہ جلد از جلد خالد کے خریدار بن کر ہمارے ساتھ تعاون فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

محمود احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ کی نئی سالانہ قیمت

خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ "خالد" اور ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں قائدینِ مجالس خدام الاحمدیہ اور قائدینِ اضلاع و علاقہ کی میٹنگ میں یہ امر پیش ہوا کہ موجودہ مہنگائی کے پیشِ نظر ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان (جو کئی سالوں سے زیرِ بار چلے آرہے ہیں) کی مالی حالت کو خسارے سے بچایا جائے۔ سو فیصلہ کیا گیا کہ رسائل پر جو کم سے کم لاگت سالانہ آتی ہے اس کے مطابق ان کا چندہ مقرر ہونا چاہیئے۔ اس میٹنگ کی سفارش کے مطابق محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یکم جنوری ۱۹۸۴ء سے ماہنامہ خالد کی سالانہ قیمت پچیس ۲۵ روپے اور ماہوار قیمت دو ۲ روپے پچاس پیسے اور تشحیذ کی سالانہ قیمت بیس ۲۰ روپے اور ماہوار قیمت دو ۲ روپے فی پرچہ مقرر فرمائی ہے۔ اسی طرح اشتہارات کا ریٹ چار صد روپے فی صفحہ ماہوار اور سالانہ نمبر کا پانچ صد روپے فی صفحہ ہوگا۔

امید ہے خریداران و ایجنٹ صاحبان اس اضافہ پر ہمارے ساتھ حسبِ سابق تعاون جاری رکھیں گے تاکہ یہ رسائل اپنا بوجھ خود اٹھا سکیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ ربوہ)